جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

ہماری غیرت مٹی نہیں ہے

ہنگام قیامت بیت گیا پر شور قیامت آج بھی ہے
الفت کا فسانہ عام ہوا تاثیر حقیقت آج بھی ہے

تحریک جہاد سے رغبت بھی اور شوقِ شہادت آج بھی ہے
ایماں کی حرارت آج بھی ہے اور جوشِ بغاوت آج بھی ہے

ملتان ہو ، لائل پور ہو یا لاہور ہو، کوٹ سیالاں ہو
یہ گنجِ شہیداں آج بھی اور ان کی جلالت آج بھی ہے

باطل کی کچہری کا افسونِ سطوت و شہرت ٹوٹ چکا
اسلام کی نصفت آج بھی ہے قرآں کی عدالت آج بھی ہے

تشہیر تو اب بھی ہوتی ہے مرزا کی نبوت کی لیکن
تبلیغ کے نام پہ سازش کی محمود[1] میں ہمت آج بھی ہے

آغازِ سیاست حادثہ تھا ، انجامِ سیاست دیکھ لیا
وہ طوق وسلاسل کی شورش اور دار کی دہشت آج بھی ہے

تبلیغ ہو ختم نبوت کی اور اس کی بندش آپ کریں
اسلام سے یہ غداری ہے اور باعث لعنت آج بھی ہے

اشخاص پہ پہرے، نام پہ قدغن، پابندی تقریروں پر
جمہوریت کے پردہ میں ترویج امارت آج بھی ہے

تم لاٹھی ، گولی ، سولی سے بھی مسئلہ حل تو کر نہ سکے
وہ ایک مطالبہ ٹل نہ سکا اور اس کی وہ عظمت آج بھی ہے

طاقت سے تشدد سے تم نے تحریک کو ظاہر میں کچلا
پر اتنا تم بھی مانتے ہو تحریک کی ہیبت آج بھی ہے

بے کیف ہو تم ، بے روح ہو تم ، بے چین ہو تم ، بے تاب ہو تم
اے مقتدرو! مظلوموں کی اتنی تو کرامت آج بھی ہے

تم پر ہے وبالِ خونِ شہیداں اور مسلط بدبختی
خطرہ میں وزارت کل بھی تھی، ضغطہ میں حکومت آج بھی ہے

ناصر[2] نے تو مرزائیوں کو قانوناً کافر گردانا
عاصی ہی سہی پر اس میں بھی ایمان کی غیرت آج بھی ہے

اللہ نے دین کو عزت دی ہم عاجزوں کی خود لاج رکھی
معلوم ہوا امت پہ نبی کی نظر عنایت آج بھی ہے

پر تم نے فقط انگریز کی خاطر کفر کو بھی اسلام کہا
سو تم پر حیرت کل بھی تھی اور تم پر حسرت آج بھی ہے

ہے عقل تو تم بھی مرتدوں کے کفر کا اب اعلان کرو
ورنہ تو وہی تحریک تحفظ ختم نبوت آج بھی ہے

پھر یاد رکھو ہٹ دھرمی کا انجام وہی بربادی ہے
عقبیٰ کی ندامت قطعی ہے اور دنیا کی ذلت آج بھی ہے

(۱۹۵۳ء تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے دوران)

---

(۱) مرزائیوں کا دوسرا امام مرزا بشیر الدین محمود (۲) جمال عبدالناصر مرحوم نے مصر میں مرزائیوں کو کافر قرار دیا تھا۔